ترجمہ قرآن مجید

# کنز الایمان

تفسیر

# نور العرفان

مع حاشیہ

ترجمہ

امام اہلسنت اعلیحضرت احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

تفسیر

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

پیر بھائی کمپنی

۴۰ ۔ اردو بازار لاہور

(بقیہ صفحہ ۸۸۹) اسلام کا ۱۴۔ زکوٰۃ' صدقات' بلکہ بال بچوں پر اس نیت سے خرچ کرنا کہ حضور کا حکم ہے' سب اللہ کی راہ میں خرچ ہے ۱۵۔ اس طرح کہ اس نے بخل کی وجہ سے صدقات و خیرات بند نہ کئے۔

ا۔ خوش دلی سے خیرات کرنا قرض حسنہ کہلاتا ہے' چونکہ اس کی جزاء ضرور ملے گی' لہٰذا یہ گویا قرض ہے اور چونکہ جزاء خرچ سے کہیں زیادہ ملے گی' لہٰذا یہ حسن ہے۔ کبھی اس قرض کو بھی حسنہ کہہ دیتے ہیں جس کو معاف کر دیا جائے' اس سے معلوم ہوا کہ عبد اور مولیٰ میں سود نہیں ہوتا' کیونکہ رب نے قرض فرما کر زیادتی کا



قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ

قرض دو گے وہ تمہارے لئے اس کے دونے کر دے گا اور تمہیں بخش دیگا ؔ اور اللہ قدر فرمانے

حَلِيْمٌ ﴿۱۷﴾ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۸﴾

والا حلم والا ہے' ہر نہاں اور عیاں کا جاننے والا عزت والا حکمت والا ؔ

ع ۲ / ۱۶

آیاتہا ۱۲ | ۶۵ سُوْرَةُ الطَّلَاقِ مَدَنِيَّةٌ ۹۹ | رکوعاتہا ۲

سورت الطلاق مدنی ہے اس میں ۲ رکوع ۱۲ آیات ۲۴۹ کلمے اور ۱۰۶۰ حروف ہیں (خزائن)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ

اے نبی ؔ جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت کے وقت پر انہیں طلاق دو ؔ

وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ

اور عدت کا شمار رکھو ؔ اور اپنے رب اللہ سے ڈرو ؔ عدت میں انہیں انکے گھروں

بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّاۤ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ

سے نہ نکالو ؔ اور نہ وہ آپ نکلیں ؔ مگر یہ کہ کوئی صریح بے حیائی کی بات

مُّبَيِّنَةٍ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ

لائیں ؔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ؔ اور جو اللہ کی حدوں سے

اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ

آگے بڑھا بے شک اس نے اپنی جان پر ظلم کیا تمہیں نہیں معلوم شاید اللہ اس کے بعد

بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ﴿۱﴾ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ

کوئی نیا حکم بھیجے ؔ تو جب وہ اپنی میعاد تک پہنچنے کو ہوں تو انہیں بھلائی کے

بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّاَشْهِدُوْا ذَوَيْ

ساتھ روک لو ؔ یا بھلائی کے ساتھ جدا کرو ؔ اور اپنے میں دو ثقہ کو



وعدہ فرمایا کہ وہ حقیقت میں قرض ہی نہیں۔ سب کچھ مولیٰ کا ہے ۲۔ وہ رب نہ تو تمہاری خیرات سے بے خبر ہے' نہ تمہارے اخلاص سے غافل' نہ اس کے خزانوں میں کچھ کمی' پھر یہ نہیں ہو سکتا کہ خیرات کا بدلہ نہ ملے یا کم ملے۔ ۳۔ اپنی امت سے فرما دیجئے' اس لئے طلقتم صیغۂ جمع ارشاد ہوا' ۴۔ (شان نزول) سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ رجوع کر لو' پھر اگر طلاق دینا ہی چاہو تو طہر میں دینا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (خزائن العرفان) ۵۔ معلوم ہوا کہ مرد کو عدت کی شمار رکھنا چاہیے کیونکہ عورتیں حساب میں کچی ہوتی ہیں خیال رہے کہ اگر عدت حیض سے ہو' اور عورت دعویٰ کرے کہ میری عدت گزر چکی خاوند انکار کرے تو عورت کی بات مانی جائے گی' بشرطیکہ وہ مدت عدت کے قابل ہو۔ ۶۔ خواہ مخواہ عورتوں کو عدت دراز کر کے تنگ نہ کرو' عدت دراز کرنے کی بہت صورتیں ہیں جو فقہ میں مذکور ہیں ۷۔ اس سے معلوم ہوا کہ بیوی اہل بیت ہوتی ہے اور سکونت کا گھر اس کی طرف منسوب ہوتا ہے اگرچہ گھر کا مالک مرد ہے رب فرماتا ہے۔ وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ یہ بھی معلوم ہوا کہ عدت کے زمانہ میں مطلقہ عورت کو گھر سے نہ نکالا جاوے' اسے گھر میں رکھے' کھانے پینے کا خرچ دے اور عورت عدت میں دن رات میں کسی وقت گھر سے باہر نہ نکلے ۸۔ زمانہ عدت میں گھر سے باہر نہ دن میں نہ رات میں' یہ عدت طلاق کا حکم ہے' وفات کی عدت میں عورت دن میں نکل سکتی ہے' کمائی وغیرہ کے لئے ۹۔ اس طرح کہ چوری یا زنا کریں تو شرعی سزا کے لئے انہیں نکالا جائے گا ایسے ہی اگر عورت بدزبان ہو کہ خاوند پر زبان درازی کرتی ہو تو خاوند نکال سکتا ہے وہ ناشزہ کے حکم میں ہے ایسے ہی اگر مکان تنگ ہو خاوند فاسق ہو' طلاق بائنہ ہو چکی ہو' تو عورت نکل سکتی ہے (دیکھو کتب فقہ اور تفسیر خزائن العرفان) ۱۰۔ جو اس نے اپنے بندوں کے لئے مقرر فرمائیں جن کے اندر رہنا بندوں پر لازم ہے ۱۱۔ یعنی ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے بعد خاوند کے دل میں عورت کی طرف میلان پیدا فرما دے اور وہ رجوع کرے' لہٰذا ایک دم تین طلاقیں نہ دے دو تاکہ بعد میں پچھتانا نہ پڑے ۱۲۔ اس طرح کہ ان سے رجوع کر لو' یہ حکم اس طلاق میں ہے جو مغلظہ نہ ہو۔ طلاق مغلظہ کے بارے میں رب فرماتا ہے کہ فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ غرضیکہ تین طلاقوں سے کم میں خاوند کو حق ہے کہ عدت کے اندر رجوع کرے' اگر تین طلاق دے دی ہوں تو رجوع نہیں کر سکتا۔ ایسے ہی طلاق بائن میں رجوع کا حق نہیں دوبارہ نکاح کی ضرورت ہے ۱۳۔ اس طرح کہ رجوع نہ کرو' عدت گزر جانے دو یا بقایا طلاق بھی دے دو معلوم ہوا کہ طلاقیں علیحدہ علیحدہ دینی چاہئیں' ایک دم تین طلاقیں دے دینا مکروہ ہے لیکن اگر دے دیں تو واقع ہو جائیں گی۔

۱ـ طلاق دینے پر اور رجوع کرنے پر یہ حکم ہے ورنہ بغیر گواہ بھی طلاق اور رجوع درست ہے اس سے معلوم ہوا کہ گواہ مسلمان متقی چاہئیں، کافر و فاسق کی گواہی قبول نہیں جیسا کہ مِنکم اور نوی عَدْل سے معلوم ہوا اور کم سے کم دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں ہوں ۲ـ یعنی گواہی میں کسی کی رو رعایت نہ کرو، محض رضا الٰہی کے لئے گواہ بنو اور گواہی دو، اس سے معلوم ہوا کہ محض گواہی دینے پر اجرت لینا جائز نہیں، سورۂ بقر کے آخر میں اس کی بحث گزر چکی۔ ۳ـ اس سے معلوم ہوا کہ شرعی احکام کفار پر جاری نہیں وہ صرف عقاید کے مکلف ہیں ۴ـ اس طرح کہ طلاق سنی دے یعنی ہر طہر میں ایک طلاق اور طلاق کی عدت میں عورت کو گھر سے نہ نکالے اور عدت بڑھانے کی کوشش نہ کرے اور طلاق یا رجوع پر شرعی گواہ بنائے غرضیکہ طلاق میں شریعت کی حدود کا خیال رکھے ۵ـ اس طرح کہ اگر طلاق کے بعد پچھتائے تو رجوع کا موقع ہو گا یا اس مرد کو اچھی بیوی اور اس عورت کو اچھا خاوند عطا فرمائے گا یا دین و دنیا کے غموں سے آزاد فرما دے گا یا زندگی، موت، قیامت کی تنگی سے بچائے گا ۶ـ (شان نزول) حضرت عوف ابن مالک کے فرزند سالم ابن عوف کو مشرکین قید کر کے لے گئے، حضرت عوف نے بارگاہ نبوی میں اپنے فقر و فاقہ اور بیٹے کی گرفتاری کی شکایت کی حضور نے فرمایا کہ تقویٰ اختیار کرو اور ولاحول شریف کثرت سے پڑھو انہوں نے ایسا ہی کیا چند روز بعد ہی بیٹے نے دروازہ کھٹکھٹایا، دروازہ کھولا تو دیکھا بیٹا آ گیا اور سو اونٹ ہمراہ لایا، کفار غافل ہو گئے تھے یہ ان کا اتنا عظیم مال بھی ساتھ لیتا آیا (روح) خزائن العرفان نے فرمایا کہ چار ہزار بکریاں لایا تھا، حضرت عوف نے حضور سے دریافت کیا کہ کیا یہ مال مجھے حلال ہے فرمایا ہاں کفار حربی کا مال ہے اس پر یہ آیت کریمہ اتری، معلوم ہوا کہ تقویٰ سے غموں سے نجات اور غیبی روزی اور روزی میں برکت ملتی ہے اس آیت کے ورد و عمل سے دست غیب نصیب ہوتا ہے ۷ـ دنیا میں بھی آخرت میں بھی اور جسے اللہ کافی ہو اسے دوسرے دروازے پر جانے کی ضرورت نہیں ہوتی، بلکہ دوسرے اس کے دروازے پر آتے ہیں۔ ۸ـ لہٰذا تم توکل کرو یا نہ کرو، ملے گا وہ ہی جو مقدر ہے، تو توکل چھوڑ کر ثواب سے محروم کیوں ہوتے ہو ۹ـ (شان نزول) اس میں کہ ان کی عدت کیا ہے، صحابہ کرام نے بارگاہ نبوی میں عرض کیا کہ حیض والی عورتوں کی عدت تو معلوم ہو گئی جنہیں حیض نہ آتا ہو ان کی عدت کیا ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ۱۰ـ بچپن کی وجہ سے ان کی عدت بھی تین مہینے ہیں ۱۱ـ خواہ انہیں طلاق ہوئی ہو یا ان کا خاوند فوت ہوا ہو، ان کی عدت وضع حمل ہے ۱۲ـ اس سے معلوم ہوا کہ اگر حاملہ مطلقہ کا بچہ ساقط ہو جائے جبکہ اس کے اعضا نہ بنے ہوں تو اس کی عدت پوری نہ ہو گی کیونکہ یہ حمل جننا نہیں بلکہ گرنا ہے اس لئے ایسے اسقاط کے بعد جو خون آتا ہے وہ نفاس نہیں کہلاتا اور اگر عورت کے سانپ یا کوئی اور جانور پیدا ہو، تو بھی عدت پوری نہ ہو گی، کہ نہ یہ اس کا بچہ ہے نہ اسے جننا کہا جاوے گا۔ بلکہ یہ فاسد غذا ہے جیسے کبھی پاخانہ سے سانپ کی طرح کیڑے خارج ہوتے ہیں، اس لئے اس پر نماز جنازہ نہیں ہوتی، اور اس کے بعد کا خون نفاس نہیں کہلاتا، ہاں جس بچہ کے اعضا پورے بن چکے ہوں، جان نہ پڑی ہو تو اس سے عدت پوری ہو جائے گی، کہ یہ وضع حمل ہے، مزید تحقیق کے لئے کتب فقہ کا مطالعہ کریں ۱۳ـ اس طرح کہ آئندہ گناہوں سے بچنے اور نیکی کی توفیق دے گا۔ ۱۴ـ یعنی طلاق و عدت کے مذکورہ احکام براہ راست رب نے دیئے، ان پر مضبوطی سے عمل کرو ۱۵ـ اس سے معلوم ہوا کہ تقویٰ دینی دنیوی نعمتیں ملنے کا سبب ...

عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ
گواہ کر لو[۱] اور اللہ کے لئے گواہی قائم کرو[۲] اس سے نصیحت فرمائی جاتی

بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَمَنْ
ہے اسے جو اللہ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو[۳] اور جو

يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ﴿۲﴾ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ
اللہ سے ڈرے[۴] اللہ اس کے لئے نجات کی راہ نکال دے گا[۵] اور اسے وہاں سے روزی دے گا

لَا يَحْتَسِبُ ؕ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ
جہاں اس کا گمان نہ ہو[۶] اور جو اللہ پر بھروسا کرے تو وہ اسے کافی ہے[۷] بیشک

اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا ﴿۳﴾
اللہ اپنا کام پورا کرنے والا ہے بیشک اللہ نے ہر چیز کا ایک اندازہ رکھا ہے[۸]

وَالّٰٓـِٔىْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ
اور تمہاری عورتوں میں جنہیں حیض کی امید نہ رہی اگر تمہیں کچھ

ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ ۙ وَّالّٰٓـِٔىْ لَمْ يَحِضْنَ ؕ
شک ہو[۹] تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور ان کی جنہیں ابھی حیض نہ آیا[۱۰]

وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ؕ
اور حمل والیوں کی میعاد[۱۱] یہ ہے کہ وہ اپنا حمل جن لیں[۱۲]

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ﴿۴﴾ ذٰلِكَ
اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے کام میں آسانی فرما دے گا[۱۳] یہ اللہ کا

اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗۤ اِلَيْكُمْ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ
حکم ہے کہ اس نے تمہاری طرف اتارا[۱۴] اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کی برائیاں اتار دے

وَيُعْظِمْ لَهٗۤ اَجْرًا ﴿۵﴾ اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ
گا اور اسے بڑا ثواب دے گا[۱۵] عورتوں کو وہاں رکھو جہاں خود رہتے ہو